سوال

(125) رکوع کے بعد سجدہ کرتے وقت ہاتھ پہلے گھٹنے بعد میں رکھیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں نے آپ کی کتاب "آپ کے مسائل اور ان کا حل" میں پڑھا کہ گھٹنوں سے پہلے ہاتھ زمین پر لگانا (نماز میں) بہتر ہے اور یہی صحیح موقف ہے اس کے برعکس میں نے صلوٰۃ المسلمین کتاب پڑھی ہے۔ انہوں نے دونوں طرح کی احادیث نقل کی ہیں اور آخر میں یہ حدیث نقل کی ہے کہ صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے آخری ایام میں یہ عمل دیکھا کہ آپ ہاتھوں سے پہلے گھٹنے لگاتے تھے اور ساتھ ہی واضح کیا کہ آخری عمل زیادہ قابل اتباع ہے اس کی وضاحت فرمائیں۔ (ابو علی عمر، گجرات)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز میں سجدہ کو جاتے وقت پہلے ہاتھ رکھنا اور پھر گھٹنے یہی صحیح ہے اور صحیح احادیث سے اسی بات کی تائید ہوتی ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی سجدہ کرے تو اونٹ کی طرح نہ بیٹھے اور اپنے ہاتھ گھٹنوں سے پہلے رکھے۔ (ابوداوَد، نسائی، احمد)

اس حدیث کو امام نووی، امام عبدالحق الاشبیلی، امام زرقانی وغیرھم نے صحیح کہا۔ ابن حجر رحمة اللہ علیہ نے اسے وائل رضی اللہ عنہ کی روایت سے قوی قرار دیا ہے۔

(المجموع 3/421 ارواء الغلیل 2/78 بلوغ المرام)

نافع رحمة اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ گھٹنوں سے پہلے اپنے ہاتھ رکھا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے کیا کرتے تھے۔ (ابن خزیمہ، حاکم، دارقطنی، بیہقی)

امام حاکم وامام ذہبی نے اس حدیث کو مسلم کی شرط پر صحیح کہا۔ مذکورہ بالا احادیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ سجدہ جاتے وقت پہلے ہاتھ رکھنے چاہئیں پھر گھٹنے اور صلوٰۃ المسلمین میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو صحیح تسلیم کیا گیا ہے لیکن گھٹنے پہلے رکھنے والی روایات کو صلوٰۃ المسلمین میں ضعیف گردانا گیا ہے صرف ابوقلابہ تابعی کا ایک اثر گھٹنے پہلے لگانے والا ذکر کیا ہے اور اس کی سند کو حسن کہا ہے اس اثر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل یا حکم کی کوئی وضاحت نہیں جو صحیح احادیث کا معارضہ نہیں کر سکتا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کی تصریح پچھلی احادیث میں موجود ہے اس لئے یہی بات صحیح و درست ہے کہ سجدہ جاتے ہوئے پہلے ہاتھ رکھیں پھر گھٹنے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

كتاب الصلوٰۃ، صفحہ :169

محدث فتویٰ